سخاوت اور کنجوسی

سخاوت وہ خوبی ہے جو انسان کی قدر اُس کے دشمن کے دل میں بھی پیدا کر دیتی ہے اور کنجوسی وہ عیب ہے جو اولاد کو بھی دشمن بنادیتی ہے۔

Vol No. 1 Issue No. 1 Date 31 July 2019

جلدنمبر ا شمارہ نمبر ا ۳۱ر جولائی ۲۰۱۹ء بروز بدھ قیمت 2 روپیہ

تین طلاق بل پر پارلیمنٹ کی مہر

اپوزیشن کی رویئے پر سیکولر عوام کی ناراضگی

نئی دہلی.: تین طلاق بل (تحفظ شادی حقوق) بل 2019 پر آج پارلیمنٹ کی مہر لگ گئی راجیہ سبھا میں اس بل کو ووٹنگ کے ذریعہ منظور کر دیا گیا، جبکہ لوک سبھا پہلے ہی اسے منظور کر چکی ہے۔ بل کی منظوری کے عمل کے دوران، قائد حزب اختلاف غلام نبی آزاد نے کہا کہ تین طلاق کو فوجداری معاملہ نہ بنا کر اور سول معاملہ بنایا جانا چاہئے اور بل کو سلیکٹ کمیٹی کو بھیجا جانا چاہئے تھا، جس کی وجہ سے حزب اختلاف نے اس پر ووٹنگ کا مطالبہ کیا۔ بل 81 ووٹوں کے مقابلے میں 99 ووٹوں سے منظور ہوگیا۔ ہندوستانی کمیونسٹ پارٹی کے ایلامارم کریم اور متعدد دیگر ممبروں کی بل کو سلیکٹ کمیٹی کو بھیجنے کی تجویز کو 84 کے مقابلے میں 100 ووٹوں سے مسترد کر دیا گیا ہے۔ اس سے قبل، سی پی آئی کے ونئے وشوم اور تین دیگر ممبروں کے مسلم خواتین (تحفظ حقوق شادی) آرڈیننس کو نامنظور کی تجویز کو صوتی ووٹ سے نامنظور کر دیا گیا۔ بل پر لائی جانے والی ترامیم کی تجاویز کو بھی صوتی ووٹ سے مسترد کر دیا گیا۔ طلاق ثلاثہ بل پیشی کے وقت اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا جس کی مذمت کی جارہی ہے۔

"طلاق ثلاثہ معاملہ میں حکومت کی نیت صحیح نہیں ہے۔ جو لوگ اپنی بیوی کو نہیں سنبھال پارہے ہیں وہ مسلم خواتین کی فکر میں دبلے ہو رہے ہیں یہ سچے خیر خواہ نہیں ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ عدلیہ کی سیڑھی نہ چڑھتے ہوئے اپنے مسائل کو آپس ہی میں افہام و تفہیم کے ذریعے حل کریں۔"

"مفتی محمد اسماعیل قاسمی، جمعیۃ علماء مالیگاؤں"

"یہ شریعت میں کھلی مداخلت ہے۔ اپوزیشن نے حکومت سے ساز باز کر کے تین طلاق بل کو باآسانی پاس کروادیا کیونکہ راجیہ سبھا میں اب بھی سیکولر پارٹیوں کی اکثریت ہے۔ اگر وہ واک آؤٹ نہیں کرتے تو یہ بل پاس نہیں ہو پاتا۔ یہ اپوزیشن کی منظم سازش ہے۔"

"صوفی غلام رسول، سنی جمعیۃ اسلام"

"موجودہ حکومت صرف مسلم دشمنی میں طلاق ثلاثہ بل لائی ہے، ہندوستان کی ۲۰ لاکھ غیر مسلم خواتین بے بسی کا شکار ہے، نا ہی ان کے شوہر اپنے پاس رکھتے ہیں اور نا ہی انہیں آزاد کرتے ہیں۔ حکومت کو ان کا خیال کرنا چاہئے۔ اپوزیشن نے اس معاملہ میں دوغلا رویا اختیار کیا۔"

"مولانا عبدالحمید ازہری، کل جماعتی تنظیم"

دارالخیر پر پارلیمینٹری بورڈ، کارپوریٹرس اور فعال ہمدردان کی پر ہجوم میٹنگ

عوام کی رائے کا احترام کرتے ہوئے کس پارٹی سے الیکشن لڑا جائے اس کا اعلان جلد کیا جائے گا: مفتی اسماعیل

مالیگاؤں (نامہ نگار) کل بروز منگل بعد نماز عشاء رابطہ آفس دارالخیر نیاپورہ آفس پر مفتی محمد اسماعیل قاسمی کی صدارت میں اہم میٹنگ منعقد کی گئی۔ جس آئندہ ہونے والے اسمبلی الیکشن کے متعلق غور و خوض کیا گیا الیکشن کے لئے کیا حکمت عملی کارگر ہو سکتی ہے کس طرح ہر ورکر ابھی سے متحرک ہو کر لوگوں کو جوڑنے اور ذہن سازی کا کام کرے۔ نیز مخالفین کی سازش کا شکار نا ہوتے ہوئے سوشل میڈیا پر اپنی صلاحیت اور وقت ضائع کرنے کی بجائے زمینی طور پر کس طرح کام کرنا ہے اس کے متعلق مفید باتیں پیش کی گئیں۔ اغراض و مقاصد اعجاز رحمانی نے پیش کیا کہ مفتی صاحب مقدس سفر حج پر روانہ ہونے والے ہیں ان کی غیر موجودگی میں الیکشن کو پوری قوت سے کھڑا کرنا ہے اور صاحب کی واپسی پر انہیں بنا بنایا ماحول تحفہ دینا ہے غازی امان اللہ خان، کارپوریٹر عتیق کمال، حاجی اطہر حسین اشرفی، اعجاز بیگ نے زبردست اور مفید باتیں میٹنگ میں پیش کیں اس کے بعد خطبہ صدارت پیش کرتے ہوئے مفتی اسماعیل قاسمی نے اپنے سفر حج کے متعلق معلومات پیش کیں اور بتایا کہ اللہ تعالی کے قبضے میں تمام فیصلے ہیں میں الیکشن کے لئے آخرت کا نقصان نہیں کرسکتا اور وہ ایسا دربار ہے جہاں سے کوئی کبھی ناامید نہیں لوٹتا وہاں میں خصوصی دعا کروں گا آپ لوگ یہاں پوری مستعدی سے محنت کوشش کریں ان شاءاللہ جیت ہماری ہوگی رہی بات کس پارٹی سے اور کیسے الیکشن لڑنا ہے تو اس بارے میں پوری تیاری ہو چکی ہے عنقریب صحیح وقت دیکھ کر عوام کی رائے کا احترام کرتے ہوئے اعلان کیا جائے گا اور اسباب کے درجے میں ہم نے پوری تیاری کرلی ہے ان شاءاللہ فیصلہ ہمارے حق میں ہوگا بروز جمعہ کو رات میں روانگی ہے سنیچر کو دوپہر میں فلائٹ ہے آپ تمام لوگوں سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے، آج کی میٹنگ میں پارلیمینٹری بورڈ کے تمام زمہ داران اور کارپوریٹر حضرات موجود تھے ساتھ ہی ورکروں کی بڑی تعداد نے شرکت کر کے میٹنگ کو بہت کامیاب کیا۔

موسلا دھار بارش سے مالیگاؤں کو پانی فراہم کرنے والے ڈیم لبریز

کیا جلد ہی شہر میں ایک روز ناغے سے پانی ملے گا؟

مالیگاؤں (نامہ نگار) ہفتہ بھر سے جہاں شہر میں اچھی بارش سے ماحول میں تبدیلی آئی ہے وہیں شہر کو پانی فراہم کرنے والے چنکا پور ڈیم وغیرہ کے اطراف بھی زبردست بارش ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ سے ان ڈیموں کی سطح آب میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ اس بناء پر ایسا قیاس لگایا جارہا ہے کہ مالیگاؤں جلد ہی تین دن سے پانی فراہمی کی بجائے ایک روز ناغہ سے ہی پانی فراہم کیا جائے گا۔ دوسری جانب گرنا ندی میں پانی چھوڑا گیا ہے۔ اس کو دیکھنے کے لئے خواتین اور بچوں کا ہجوم لگا ہوا ہے۔ جبکہ نوجوان یہاں اپنا تیراکی کا شوق پورا کرنے میں بھی مصروف ہیں حالانکہ انہیں بار بار اس بات سے منع کیا جارہا ہے کیونکہ گرنا ندی میں ریت مافیاؤں نے بڑے بڑے گڑھے بنا دیئے ہیں، اس سے پانی کی گہرائی کا اندازہ نہیں ہوتا جس کی وجہ سے گذشتہ برس کئی جانیں بھی جاچکی ہیں۔ لہٰذا گرنا ندی میں نہانے سے گریز کرنا چاہئے۔

پری و پوسٹ میٹرک اسکالرشپ فارم کیلئے لوٹ گھسوٹ کا بازار گرم

مالیگاؤں (نامہ نگار) وزیر اعظم ہند کے پندرہ نکاتی پروگرام کے تحت اقلیتی طبقات کے سے تعلق رکھنے والے طلباء کی مالی مدد پوسٹ میٹرک و پری میٹرک کے نام سے کی جاتی ہے۔ پہلی تا دسویں کے طلباء کو پری میٹرک جبکہ اس کے بعد تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو پوسٹ میٹرک اسکالرشپ دی جاتی ہے تاکہ وہ اس پیسے کے ذریعے اپنی تعلیمی ضروریات پوری کرسکیں۔ تعلیمی سال ۲۰-۲۰۱۹ء کے لئے اس اسکالرشپ کے عریضے آن لائن منگائے گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ دیکھا جارہا ہے کہ اس اسکالرشپ کا فارم آن لائن بھرنے کے لئے کمپیوٹر مالکان و سائبر کیفے کے ذمہ داران طلباء کی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر لوٹ گھسوٹ کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں۔ جو فارم بھرنے کے لئے اس سے بیس روپیہ فیس مناسب ہو سکتی ہے۔ اس فارم کے لئے پچاس روپیہ سے لے کر دو سو روپیہ تک بھی لیا جارہا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ چند اسکولی انتظامیہ نے اپنے طور پر سائبر کیفے مالکان سے معاملہ طئے کیا ہے۔ اور طلباء کو اس سائبر کیفے سے فارم بھرنے کے لئے کہا جارہا ہے تاکہ انتظامیہ کا بھی فائدہ ہو سکے۔

مالیگاؤں: معذور افراد حکومت کی خصوصی اسکیموں کا فائدہ حاصل کریں (کمشنر)

۲۵ر اگست کارپوریشن میں درخواست دے کر رجسٹریشن کیلئے آخری تاریخ

مالیگاؤں (نامہ نگار) میونسپل کمشنر کشور بورڈے نے مالیگاؤں کارپوریشن حدود کے تمام ہی ساکنین جو جسمانی طور پر معذور ہیں ایسے بچے، مرد و خواتین اور ان کی رہنمائی کرنے والوں کو پریس نوٹ کے ذریعے مطلع کیا ہے کہ مرکزی حکومت کے فیصلے اور مالیگاؤں کارپوریشن کی منظور تجویز 2018/255 کے تحت معذوروں کو مختلف سرکاری اسکیمات کا فائدہ پہنچایا جائے گا۔ اس لئے تمام ہی اہل ساکنین نمونہ فارم این این واڈیا میں واقع متعلقہ آفس سے حاصل کریں اور عریضہ کے ساتھ ضروری دستاویزات منسلک کر کے ۲۵ر اگست تک جمع کروائیں۔ درخواست گذاران کے کاغذات چیک کرنے کے بعد ان کا کارپوریشن میں رجسٹریشن کی اجائے گا اور رجسٹرڈ نمبر بھی جاری کیا جائے گا۔ اس مرحلے کے بعد معذور افراد کو اسکیم کی معلومات دی جائے گی اور انہیں جس اسکیم سے فائدہ اٹھانا ہے اس کے لئے ضروری کاغذات اور عریضے منگوائے جائیں گے۔

عیدالاضحیٰ کے پیش نظر شہر میں جانوروں کے بازار لگنا شروع

مہنگے جانور ہونے کی وجہ سے خریدار ندارد، اجتماعی قربانی میں حصہ لینے کا منصوبہ

مالیگاؤں (نامہ نگار) حضرت اسماعیلؑ و حضرت ابراہیمؑ کی یاد میں عیدالاضحیٰ کا مقدس تہوار منایا جاتا ہے۔ فی الوقت عیدالاضحیٰ کو چودہ دن باقی ہیں لیکن شہر میں جانوروں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ گئو ونش یعنی گائے بیل کی نسل کے جانوروں کی قربانی پر پابندی تا حال برقرار ہے اس لئے امسال بھی عامۃ المسلمین گائے بیل کی بجائے بکری بکرا، اونٹ اور بھینس کی قربانی کرنے کی تیاریوں میں ہیں۔ شہر میں جانوروں کے بازار لگنا شروع ہو چکے ہیں، بڑا قبرستان، علی اکبر ہاسپٹل، فتح میدان و دیگر علاقوں میں جانوروں کے داون لگ چکے ہیں لیکن مہنگے جانور ہونے کی وجہ سے بازار سے خریدار ندارد ہیں، جو بھینس دو چار سال قبل سات ہزار میں باآسانی دستیاب تھی اب اس کی قیمت بیس سے چالیس ہزار ہو چکی ہے۔ بکری کے دام بھی آسماں کو چھو رہے ہیں۔ آٹھ سے دس ہزار روپیہ میں ایک عام بکرا دستیاب ہے، ایسے میں بہت سارے افراد اجتماعی قربانی میں حصہ لینے کا سوچ رہے ہیں۔ شہر کے مختلف مدارس اور اداروں کے زیر اہتمام اجتماعی قربانی کا نظم ہوتا جس میں ۱۵ر سے لیکر ۲۲ر سو روپیہ تک فی حصہ رقم لی جاتی ہے۔ ایسے میں بہت سارے افراد یہ سوچ رہے ہیں کہ الگ سے جانور نہ لیتے ہوئے اجتماعی قربانی میں ہی تین چار حصہ لے لیا جائے۔

آج کا منتخب کارٹون

بشکریہ: ربیل پولیٹک

ووٹر لسٹ میں نام اندراج کرنے کی تاریخ میں اضافہ

مالیگاؤں (نامہ نگار) ذرائع سے موصولہ اطلاعات کے مطابق چند ماہ بعد ہونے والے اسمبلی چناؤ کے پیش نظر ریاستی الیکشن کمیشن نے ووٹر لسٹ میں ناموں کے اندراج کی خصوصی مہم شروع کی ہے۔ آن لائن طرز پر شروع کی گئی اس مہم کی آخر تاریخ ۳۰ جولائی تھی لیکن اسے ۱۰ر اگست تک بڑھا دیا گیا ہے۔ ملک میں فرقہ پرست طاقتوں کے بڑھتے ہوئے عزائم کے پیش نظر ووٹر لسٹ میں ناموں کا اندراج ہونا ضروری ہے۔

بجلی کا شاک لگنے سے نوجواں ہلاک

مالیگاؤں (نامہ نگار) گزشتہ روز مچھلی بازار میں واقع حاجی چکن شاپ پر مرغ کی دکان پر کام کرتے ہوئے بجلی کا شاک (کرنٹ) لگنے سے شیخ حبیب کا انتقال ہوگیا۔ بتایا گیا کہ رمضانپورہ کا ساکن شیخ حبیب دکان پر کام کر کے اپنے گھر والوں کی کفالت کرتا تھا۔ وہ حسب معمول مرغ چھیلنے کی میشن پر کام کر رہا تھا کہ اسے زبردست بجلی کا شاک لگا اور وہ جانبر نہ ہو سکا۔

ASP کی کل جماعتی تنظیم سے ملاقات

مالیگاؤں (نامہ نگار) شہر کے نووارد ASP سندیپ ڈھگے شہر کے امن و امان کی بحالی کے لئے مختلف اقدامات طئے کر رہے ہیں۔ موصوف نے آج بروز بدھ صبح گیارہ بجے شہر کی کل جماعتی تنظیم کو بھی طلب کیا تھا لیکن چند ناگزیز حالات کی بناء پر یہ ملاقات ممکن نہ ہوسکی۔ اب کل بروز جمعرات صبح گیارہ بجے یہ ملاقات ہوگی۔

شہر میں مچھروں کی بہتات

مالیگاؤں (نامہ نگار) باران رحمت کا سلسلہ دراز ہے۔ گڑھوں میں جمع شدہ پانی میں مچھروں کی افزائش نسل ہو رہی ہے۔ حالانکہ کارپوریشن کی جانب سے جراثیم کش ادویات کا چھڑکاؤ بھی کیا جارہا ہے لیکن اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ سامنے نہیں آرہا ہے۔ مچھروں کی بہتات سے شہریان پریشان ہیں مختلف بیماریاں اپنے عروج پر ہیں۔

مہاراشٹر میں اپوزیشن کے چار اراکین نے استعفی دیا

ممبئی: مہاراشٹر میں کانگریس کا ایک اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے تین اراکین اسمبلی سمیت چار اراکین اسمبلی نے منگل کو اسمبلی کی رکنیت سے استعفی دے دیا۔ استعفی دینے والے اراکین اسمبلی میں کانگریس کے نوگاوں سے رکن اسمبلی کالی داس کولانبکر، ستارا سے این سی پی رکن سرانجے بھوسلے، اکولا سے این سی پی کے رکن اسمبلی ویبھو پچاڑ اور ایرولی سے رکن اسمبلی سندیپ نائک شامل ہیں۔ ان چار اراکین اسمبلی نے اپنے استعفے اسمبلی اسپیکر ہری بھاو بگاڑے کو اسمبلی میں جا کر سونپے۔ ذرائع کے مطابق استعفی دینے والے چاروں اراکین اسمبلی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) میں شامل ہوسکتے ہیں۔ مسٹر بھوسلے نے کہا کہ انہیں اپنے اسمبلی حلقہ کے لوگوں کے مفادات کی حفاظت کرنے میں زیادہ دلچسپی ہے۔ خیال رہے کہ مسٹر بھوسلے کے رشتہ دار ادے رنجے بھوسلے ستارا سے این سی پی کے رکن پارلیمان ہیں جبکہ مسٹر پچاڑ این سی پی کے سابق وزیر مدھوکر پچاڑ کے بیٹے ہیں۔

روزنامہ بُنکر ایکسپریس مالیگاؤں
ایڈیٹر: عبدالعزیز
DAILY BUNKAR EXPRESS MALEGAON

اداریہ

مدارس کے تحفظ کیلئے تمام نظماء بیدار ہو جائیں

خانقاہ امدادیہ بنارس کے سجادہ نشین ومدرسہ عربیہ امدادیہ مسجد نواب ٹونک گلڈ بازار کینٹ بنارس کے مہتمم مولانا احمد نصر بنارسی نے اپنے ایک پریس بیان میں کہا ہے کہ جس طرح سے شاملی ضلع کے جلال آباد اور تھانہ بھون مدرسہ کے تین مہتمم سمیت چار طالب علم کو پولس اور خفیہ ایجنسی کے ذریعہ گرفتار کیا گیا ہے اس سے ملک کے تمام مدارس اسلامیہ کے نظماء حضرات کو بیدار ہو کر غور وخوض کرنا چاہیئے تاکہ پھر کسی مدرسہ میں ایسے حالات نہ پیش آئے ملک کے حکمراں کی نیت مدارس اسلامیہ کے تئیں بالکل ٹھیک نہیں ہے، آئے دن کوئی نہ کوئی شازش مدارس کے خلاف کی جاتی ہے باوجود مدارس کے ذمہ دار وقت اور حالات کو دیکھتے ہوئے بھی اپنے اندر تبدیلی نہیں لا رہے ہیں جو لمحہ فکریہ ہے مدارس کے نظماء حضرات طلبہ کے داخلہ کے وقت تمام ضروری کاغذات کی جانچ کرلیں خصوصاً بیرونی ممالک کے طلبہ کے داخلہ کے وقت پاسپورٹ ویزہ وغیرہ کی مکمل جانچ کرلیں اور مطمئن ہونے پر ہی داخلہ لیں اور مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے والے تمام طلبا واساتذہ کا ضروری کاغذات جمع کرلیں اور خاص نگرانی رکھیں شاملی ضلع میں جلال آباد اور تھانہ بھون سے چار غیر ملکی طلبا کی گرفتاری کے بعد پولیس اور خفیہ ایجنسی نے جلال آباد کے تین مدارس کے منتظمین کو بھی گرفتار کرلیا ہے۔ان میں مدرسہ مفتاح العلوم جلال آباد کے مہتمم مولانا حفی اللہ دارالعلوم جلال باد کے مہتمم مولانا واصف اور دارالعلوم اشرفیہ تھانہ بھون کے مہتمم قاری اشرف کو گرفتار کیا گیا ہے ان لوگوں پر یہ الزام ہے کہ انکے مدرسوں میں غیر ملکی مولوی اور طلباء بغیر صحیح سفری دستاویز کے رہ رہے ہیں ایسی صورت میں تمام مدارس کے نظماء کو اپنے اپنے مدرسوں میں جو کمیاں ہیں اس کو درست کرلیں اور مدرسہ کو رجسٹرڈ کروالیں ساتھ ہی حساب وکتاب کو چارٹرڈ اکاونٹنٹ سے درست کرالیں , اور ہر وقت محتاط رہیں تاکہ وقت پرنے پر صحیح دستاویز دکھایا جاسکیں تینوں مدارس کے ذمہ داران اساتذہ طلبہ ہمت وحوصلہ سے کام لیں انشاء اللہ تبارک وتعالی تمام مدارس مکاتب مساجد اور خانقاہ کی حفاظت فرمائیں گے اور شر ورفتن سے محفوظ فرمائیں گے آمین

مودی حکومت کا دوسرا دور اور مسلمان!

ازقلم: رشید انصاری

وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت کی دوسری معےاد شروع ہو چکی ہے۔اپنے عہدے کا حلف لینے کے بعد انہوں نے حےرت انگیز طور پر اپنی پارٹی کے اراکین سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ وہ اقلیتوں کا دل جےتنے کی کوشش کرےں۔مودی نے خاص طور پر مسلمانوں کا ذکر کیا اور کہا جس طرح کانگرےس نے اپنے طوےل دور میں مسلمانوں کا استحصال کیا تھا اس کا اعادہ نہےں ہونا چاہئے۔مودی نے مسلمانوں کے حق میں چند جملے ہمدردی کے کےا کہے کہ شہرت کے بھوکے اور مفاد پرست مسلم قائدےن مودی کے بےان کو لے اڑے اور اےسا معلوم ہونے لگا کہ جےسے ملک میں مسلمانوں کی کاےہ پلٹ ہوگئی ہے لےکن حقےقت اس کے خلاف ہے۔مسلمانوں پر بی جے پی کی مشق ستم جاری ہے۔ماضی میں گائے کے نام پر جو مظالم ہوتے تھے وہ اب "جئے سری رام" کے نعرے کے تحت ہو رہے ہیں۔بی جے پی کے قائدےن کھلم کھلا مسلمانوں کے خلاف بےانات دے رہے ہیں۔حےدرآباد سے ہی تعلق رکھنے والے بی جے پی کے رکن پارلےمان کشن رےڈی نے مرکزی حکومت میں وزارت سنبھالتے ہی ےہ بےان دےنے میں کوئی دےر نہیں کی کہ شہر حےدرآباد دہشت گردوں کی ملک میں سب سے محفوظ پناہ گاہ ہے۔سبھی جانتے ہیں شہر حےدرآباد میں مسلمانوں کا موقف مجموعی طور پر دوسری رےاستوں کے موقف سے خاصہ بہتر ہے۔اس لئے حےدرآباد کو دہشت گردوں کی محفوظ پناہ گاہ بتا کر کشن رےڈی نے شہر کے تمام مسلمانوں پر انگلی اٹھاتی ہے لےکن افسوس تو ےہ ہے کہ اس قسم کے نفرت پھےلانے والے بےانات دےنے والے اپنی پارٹی کے اراکین کے خلاف وزےراعظم نریندر مودی نے کوئی کارروائی تو کجا ان کی مذمت تک نہیں کی۔ہم دلادیں سابق نائب وزیر اعظم اور وزیر داخلہ اڈوانی نے بھی حےدرآباد کے مسلمانوں کے خلاف اسی قسم کے خےالات کا اظہار کیا تھا۔ اس لئے ےقےن سے کہا جاسکتا ہے کہ مودی کا دوسرا دور شائد پہلے دور سے بھی مسلمانوں کے لئے زیادہ تکلےف دہ ہو۔باور کیا جاتا ہے کہ بھلے سے اس دور میں گجرات 2002ءجےسے بھیانک اور خطرناک فسادات نہ ہوں لےکن مسلمانوں کے خلاف ایسے اقدامات کئے جائیں جس سے ملک بھر کے مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچے۔پارلےمان میں اپنی بھاری اکثریت کے بل پر مسلمانوں کے خلاف قرار دادیں بی جے پی پاس کرواسکتی ہے مثلاً مسلم پرسنل لاء میں تبدےلی کرنے کے لئے اعلی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور جامعہ ملی اسلامی دہلی کے بنےادی اسلامی کردار (جو کچھ بھی بچا ہے وہ بھی) اس کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس کو دےکھتے ہوئے امریکہ کے اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ اور اقوام متحدہ کی مختلف رپورٹس میں بتایا گےا ہے کہ ہندوستان میں حکومت کا رویہ مسلمانوں کے خلاف ہے۔ مسلمانوں کے طریقوں اور اداروں کے خلاف اقدامات کئے جارہے ہیں۔ سرکاری عہدے دار اور پولےس گاؤرکھشکوں اور ہجومی تشدد میں حصہ لےنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتی ہے۔اقلیتوں کے خلاف بی جے پی قائدےن کی اشتعال انگیز تقاریر کا کوئی اثر نہیں لیا جاتا۔

حکومت اور نریندر مودی کے مسلمانوں کے ساتھ برتاؤ کو دےکھتے ہوئے ایم آئی ایم کے قائد اسد الدین اویسی کو ایک بار پھر مسلمانوں کے لئے تحفظات کا مطالبہ کرنا پڑا۔وزےراعظم نریندر مودی پر تنقید کرتے ہوئے اویسی نے کہا کہ وزےراعظم کو شاہ بانو کا پرانا مقدمہ تو یاد ہے لےکن حال ہی میں ہوئی تبریز انصاری کی شہادت یاد نہیں۔انہوں نے پوچھا کہ سرکاری جماعت کے 300 اراکین پارلےمان میں کتنے مسلمان ہیں؟ (درحقےقت بی جے پی کا کوئی رکن پارلیمان مسلمان نہیں ہے) اوےسی نے مزےد کہا کہ حکمران جماعت کے قول اور فعل میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

اسی طرح آسام سے تعلق رکھنے والے مولانا بدرالدین اجمل نے بھی نئی حکومت کے عزائم اور مسلمانوں کے ساتھ اس کے سلوک پر شدےد تنقید کی۔جہاں تک ہماری معلومات ہےں بہت کم مسلم اراکین پارلیمان نے حکومت کے خلاف سخت تنقید بالکل نہیں کی۔ماضی کی طرح مسلم اراکین کی اکثریت کا روےہ مرعوبےت سے بھرپور ہے۔مسلمان اراکین کو نہ جانے کب مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ کا خیال آئے گا۔

مودی حکومت کے دورِ دوم میں ابتداء ہی سے "ہجومی تشددےا ماب لنچنگ" کے واقعات میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔جگہ جگہ اےسے واقعات ہو رہے ہیں۔سڑک پر چلنے والے کسی بھی مسلمان کو اس کا نام پوچھ کر اس سے مطالبہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ "جئے سری رام" کا نعرہ لگائے اور انکار کئے جانے پر مسلمان کو مار مار کر ہلاک کیا جاسکتا ہے۔تاہم ہلاک کرنے والوں کے ہجوم میں بہت کم کو گرفتار کیا جاتا ہے اور اگر ایک دو کو گرفتار بھی کیا جاتا ہے تو ان کے ساتھ ہلاک ہونے والے مسلمان کو بھی موردِ الزام ٹھہراےا جاتا ہے۔اس طرح مسلمانوں کے قاتلوں کو پولےس اور امن وامان کے ذمہ دار بچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔اس کی ایک حالےہ مثال یوپی کے ضلع اناو کا واقعہ ہے جہاں پر مدرسہ کے لڑکوں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ جئے سری رام کا نعرہ بلند کرےں انکار پر ان لڑکوں کی زبردست پٹائی ہوئی لےکن پولےس کا بےان یہ ہے کہ یہ کرکٹ کھیلنے والے لڑکوں کی آپسی لڑائی تھی۔مدرسہ کے لڑکوں سے جئے سری رام کہنے کا مطالبہ نہیں کیا گیا۔اس طرح پولےس اور حکومت کے دوسرے ادارے ملک بھر کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتے ہےں اور ہجومی تشدد میں ملوث افراد کو بچانا انتظامیہ کا مشن نظر آتا ہے۔اس قسم کے واقعات ملک بھر میں روزآنہ کہیں نہ کہیں ہو رہے ہےں۔حکومت کچھ کرے نہ کرے اس طرح مسلمانوں میں احساسِ عدم تحفظ پےدا ہو رہا ہے۔اب کوئی نہیں جانتا کہ گھر سے نکلنے والا شخص گھر واپس آئے گا بھی یا نہیں؟ کیونکہ اِس بات کا شدید اندیشہ اس کو لاحق رہے گا کہ کہیں وہ ہجومی تشدد کا شکار نہ ہو جائے۔گو کہ ہجومی تشدد کے واقعات کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہے تاہم عوام اور خاص طور پر نوجوانوں میں اپنے تحفظ کا احساس ایک سوالیہ نشان بن گیا ہے۔ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہجومی تشدد کرنے والوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جاتی لےکن بی جے پی کی حکومتیں اس قسم کا تکلف نہیں کرتی ہےں۔احساس عدم تحفظ اگر مسلمانوں میں بڑھ جائے تو ان کی زندگی پر اس کا راست اثر پڑے گا اور ان کی ترقی پر بھی اس کا اثر پڑ سکتا ہے۔اس سلسلہ میں ریاستی حکومتوں کو سخت سے سخت کارروائی کرنے کا وزیر اعظم نریندر مودی کو فوراً حکم دینا چاہئے۔ورنہ یہ مانا جائے گا کہ بقول اسد الدین اویسی حکومت کے قول وفعل میں زبردست تضاد ہے۔

طلاق ثلاثہ بل، اقلیتوں کو نشانہ بنانے کا بہانہ ہے

گزشتہ دنوں لوک سبھا میں طویل بحث اور اپوزیشن کی شدید مخالفت کے باوجود طلاق ثلاثہ کا بل منظور کرلیا گیا۔اِس موقع پر کئی اپوزیشن پارٹیوں نے احتجاجاً واک آوٹ کیا۔بل کی حمایت میں ۳۰۳/ اور مخالفت میں ۸۲/ ووٹ پڑے۔بل کو قانون بنانے کیلئے اب حکومت کو اِسے راجیہ سبھا سے بھی منظور کرانا ہوگا۔واضح رہے کہ حکومت اِس بل کو پہلے بھی لوک سبھا سے منظور کرا چکی ہے لیکن راجیہ سبھا میں یہ بل نامنظور ہوگیا تھا۔ایوان میں بل پر تبادلہ خیال کے دوران کانگریس لیڈر ششی تھرور نے کہا کہ کانگریس کی جانب سے مَیں تین طلاق بل کی حمایت نہیں کرتا کیونکہ یہ بل مسلم خاندانوں کے خلاف ہے اور صرف ایک طبقہ کو دھیان میں رکھ کر لایا جارہا ہے۔اُن کے بقول، دوسرے مذاہب کے لوگ بھی اپنی بیویوں کو چھوڑ دیتے ہیں مگر اُن کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔حکومت کو طلاق ثلاثہ قانون کی بجائے یکساں قانون لانا چاہئے جس میں صرف مسلم مردوں کو ہی ہدف نہ بنایا گیا ہو۔بہت ضروری ہے کہ اِس شریعت مخالف بل کے تعلق سے ہم بھی اِسی طرح کا رویہ اختیار کریں۔مطلب یہ کہ دانشوروں اور سماجی تنظیموں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر مذہبی لحاظ سے بحث کو روکنے کے بجائے اِس کو صنفی انصاف کے اِرد گرد لا کر سخت مخالفت کرنا چاہئے۔کیونکہ اِس بل سے مسلم خواتین کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔یہ بات ہم بھی جانتے ہیں اور حکومت بھی۔حکومت کو مسلم عورتوں سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

بچوں کو موبائل اور انٹرنیٹ کے منفی اثرات سے کیسے بچایا جاسکتا ہے؟

آج کا دور سائنسی ترقی کا دور ہے۔ سائنس کی مسلسل ترقی اور نئی ایجادات سے۔ بہت سی آسانیاں پیدا ہوگئی ہیں اور یہ سائنسی ترقی صرف علم کی بدولت ہے بلکہ یہ حقیقت ہے کہ انسان کو اشرف المخلوقات ہونے کا شرف علم کی بدولت حاصل ہوا ہے۔ انسان نے اپنے علم کی بدولت نت نئی مفید ایجادات کی ہیں۔ موبائل فون اور انٹرنیٹ دور جدید کی چند ایسی اہم ایجادات میں سے ہے جس نے انسانی زندگی کا رخ بدل کر رکھ دیا ہے۔ ساری دنیا موبائل فون اور انٹرنیٹ کے زیر تسلط آچکی ہے۔ انٹرنیٹ ایک ایسی ایجاد ہے جس کا وجود انسان کی ترقی اور معلومات کی فراہمی کے لیے ناگزیز ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اس کی بدولت دنیا گلوبل ویلیج بن چکی ہے اور ہزاروں میل دور انسانوں کو آپس میں جوڑ دیا ہے۔ موجودہ دور میں موبائل اور انٹرنیٹ ٹیکنالوجی نے ہماری زندگیوں میں بہت آسانیاں پیدا کی ہیں خاص طور پر پروفیشنلی معاملات میں یہ بہت مددگار ثابت ہوئی ہے اور اس پر انحصار کافی بڑھ گیا ہے۔ وقت گزارنے کے ساتھ ساتھ ٹیکنالوجی نے نہ صرف پروفیشنل لائف بلکہ پرسنل لائف کو بھی متاثر کیا ہے۔ گھر ہو یا آفس انٹرنیٹ، لیپ ٹاپ، آئی پیڈ، موبائل ہر جگہ موجود ہے اور ہر دوسرا فرد اس کا استعمال کرتا نظر آتا ہے۔ آج کل کے بچے بھی اس کا استعمال بے دریغ کرتے نظر آتے ہیں اور والدین یہ شکایت کرتے نظر آتے ہیں کہ بچے اپنا قیمتی وقت زیادہ تر موبائل پر ضائع کرتے ہیں جب سے سمارٹ فون کا آغاز ہوا تو اس کا استعمال بہت تیزی سے پھیلا اور لوگ اس کے عادی ہوتے چلے گئے اور آہستہ آہستہ یہ عادت لت میں تبدیل ہوتی چلی گئی نئی نسل کے بچے بہت زیادہ چست، ہوشیار اور بے چین طبیعت کے مالک ہیں اور اپنا وقت ٹی۔وی اور موبائل کے ساتھ گزارنا پسند کرتے ہیں۔ سمارٹ فون میں ایک ایسی دنیا ہے جس میں ہر عمر اور جنس کی دلچسپی کا سامان، چاہے وہ معلوماتی ہو یا تفریحی موجود ہے۔ بچوں کو موبائل فون کا عادی بنانے میں والدین کا بہت کردار ہے بعض اوقات والدین مصروف ہوتے ہیں اور بچے ان سے بات کرنا چاہتے ہیں تو والدین ان کو موبائل پر گیم کھیلنے پر لگا دیتے ہیں اور بچے اس میں بہت دل چسپی لیتے ہیں۔ بعض اوقات بچوں کے دوست ان کو مختلف apps کے بارے میں بتا کر ان کا تجسس کا ابھارتے ہیں تو بچے اپنے والدین سے موبائل کا مطالبہ کرتے ہیں اور والدین یہ سوچ کر کہ ہمارا بچہ احساس کمتری کا شکار نہ ہوجائے بچوں کو موبائل لے دیتے ہیں۔ آج کل بچوں کی بہت سی تعلیمی سرگرمیاں اور اسائمنٹس انٹرنیٹ کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتی اس لیے بھی انٹرنیٹ اور موبائل بچوں کی ضرورت بن چکا ہے۔ کچھ ایسے بھی بچے ہیں جنہوں نے مختلف apps اور گیمز بنا کر کامیابی اور دولت کمائی ہے جیسا کہ تنا بخشی جو کہ دنیا کے سب سے چھوٹے programmer IBM watson ہیں، ارفع کریم نے دنیا کی سب سے چھوٹی سوفٹ ویئر انجینئر ہونے کا اعزاز حاصل کیا اور بل گیٹس سے ملاقات بھی کی جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ موبائل اور انٹرنیٹ جدید دور کی ایک ضرورت بن چکا ہے اور اس کے استعمال کو روکا نہیں جاسکتا ہے لیکن اس کا بچوں پر منفی اثر پڑ رہا ہے۔ بچے ہر وقت اپنے موبائل، آئی پیڈ، لیپ ٹاپ میں مصروف رہتے ہیں وہ جسمانی کھیل اور سرگرمیوں سے دور رہتے ہیں اس سے بچوں میں موٹاپا بڑھ رہا ہے۔ کچھ گیمز ایسی بھی ہیں جن کی وجہ سے بچے میں جارحانہ رویہ نمو پاجاتا ہے اور والدین بچوں کے جارحانہ رویے کی شکایت کرتے نظر آتے ہیں، ضرورت سے زیادہ وقت موبائل اور آئی پیڈ پر گزارنے سے بچے کی تعلیمی کارگردگی متاثر ہوتی ہے، بچے کی تخلیقی صلاحیت متاثر ہوتی ہے، بچہ قدرتی ماحول سے دور ہو جاتا ہے۔ والدین اور بچے ایک دوسرے سے بات چیت کم کرتے ہیں تو ان میں کمیونیکیشن گیپ بڑھ جاتا ہے۔ بچے جب زیادہ تر وقت گھر پر گزاتے ہیں تو دوسرے لوگوں سے میل جول بھی کم ہوتا ہے اور بچے میں تعلقات بنانے کا رویہ نمو نہیں پاتا ہے۔ ریسرچز سے ثابت ہوا ہے کہ موبائل، آئی پیڈ، لیپ ٹاپ اور نیٹ کا بے جا استعمال دماغ کے نیوروٹرانسمیٹر پر اسی طرح اثر انداز ہوتا ہے جیسا کہ عام نشہ آور اشیاء اثر انداز ہوتی ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ والدین کون سے اقدامات اٹھائیں جن کی مدد سے بچوں کو موبائل اور انٹرنیٹ کے بے جا استعمال اور اس کے منفی اثرات کو کم کیا جاسکے۔ سب سے پہلے تو والدین ان کے رول ماڈل بنیں، بچہ ہمیشہ اپنے والدین کی پیروی کرتا ہے اگر والدین کتاب پڑھیں گے تو بچے میں بھی پڑھنے کا رجحان ہوگا، اگر والدین زیادہ تر وقت موبائل اور ٹی وی پر گزاریں گے تو بچے بھی ایسا کریں گے سب سے پہلے والدین کو چاہیے کہ جب بھی فیملی اکٹھی ہو تو موبائل یا آئی پیڈ کا استعمال نہ کریں، بچوں کی باتوں کو توجہ اور دھیان سے سنیں۔ والدین کو چاہیے کہ گھر کے اصول بنائیں جیسا کہ ٹی۔وی، موبائل کو استعمال کرنے کے وقت مختص کیے جائیں۔ بچوں کو جلد سونے کا عادی بنائیں، بچوں کو جسمانی کھیل کھیلنے کی حوصلہ افزائی کریں، والدین بچوں کو پارک لے کر جائیں اور ان کے ساتھ کھیلیں۔ ان کو مختلف گیمز جیسے کہ لڈو، کیرم بورڈ اور سکریبل لا کر دیں اور ان کے ساتھ مل کر کھیلیں۔ والدین کوشش کریں کہ گھر میں کم از کم آئی پیڈ، موبائل اور لیپ ٹاپ رکھیں اور ہر بچے کا وقت مقرر کردیں کہ وہ مقرر وقت تک اس کو استعمال کر سکتا ہے جب بچے موبائل یا انٹرنیٹ کا استعمال کر رہے ہوں تو ان کی انٹرنیٹ سرچنگ پر نظر ضرور رکھیں۔ دن میں کچھ گھنٹے کے لیے انٹرنیٹ کا استعمال کرنے پر پابندی لگا دیں۔ آج کل کے بچوں کو اصولوں پر عمل درآمد کروانا مشکل کام ہے لیکن اگر والدین دلائل سے بات کریں تو بچے سمجھ جاتے ہیں جیسا کہ والدین بچوں کو بتائیں کہ ضرورت سے زیادہ موبائل اور انٹرنیٹ کا استعمال ذہنی اور جسمانی طور پر کتنا نقصان دہ ہے اور جذباتی ذہانت کتنی متاثر ہوتی ہے؟

مہمان اللہ کی رحمت

اشرف صاحب تھکے ماندے گھر لوٹے تو دیکھا کہ اُن کا بارہ سالہ بیٹا کاشف اپنی ماں سے اُلجھ رہا ہے۔ کیا ہوا بھئی؟ آج موڈ خراب کیوں ہے؟ اُنہوں نے بیٹے سے پوچا۔ ہونا کیا ہے، پاپا! ابھی کچھ دن پہلے بڑی آنٹی اپنے بچوں کیساتھ دس بارہ دن ہمارے گھر پر رہ کر گئی ہیں۔

آج ماما جان چھوٹی آنٹی کو فون پر کہہ رہی تھیں کہ ہمارے پاس کب آرہی ہو؟ پھر کیا ہوا کاشف کے پاپا نے کہا۔ ہونا کیا ہے، ہم ماما سے پاکٹ منی مانگیں تو دس روپے پکڑا دیتی ہیں۔ اگر کہیں کہ دس روپے سے کیا آتا ہے تو کہتی ہیں تمہارے پاپا پرائیوٹ کمپنی میں ملازم ہیں کوئی بنک کے مالک نہیں۔ بھئی مہنگائی کے اِس دور میں دس روپے بھی غنیمت ہے۔ وہ تو ٹھیک ہے آنٹی کے بچوں کو تو بیس بیس روپے دیتی ہیں۔

اور نان چنے، دہی بھلے اور بریڈ بھی کھلاتی ہیں۔ کاشف نے جواب دیا۔ بھئی مہمان تو اللہ کی رحمت ہوتے ہیں انکی خدمت کرنا پیارے آقا ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ بات تو آپکی ٹھیک ہے مگر اپنی پاکٹ بھی دیکھنی چاہئے آپ کی سیلری میں بیس ہزار روپے ہے اگر ان پر دو ہزار خرچ کریں تو ظاہر ہے بجٹ خراب ہوگا اور مہینہ کے آخر پر کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائیں گے۔ "نو ٹینشن! ادھار کا سلسلہ چلتا رہتا ہے جب سیلری آئیگی انہیں دے دیں گے" جو مہمان آتا ہے وہ اپنی قسمت اپنے حصے کا رزق ساتھ لیکر آتا ہے اور تمہیں پتہ ہے بظاہر مہمان کے آنے سے بجٹ خراب ہوتا ہے مگر اسکے عوض اللہ تعالیٰ اُس گھر پر رحمتوں کی بارش کر دیتا ہے، وہ بظاہر نظر نہیں آتیں مگر وہ گھرانہ خوش رہتا ہے، ایک مرتبہ ہمارے پیارے نبی حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا! اے میرے رب جب تو خوش ہوتا ہے تو کیا کرتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مہمان بھیجتا ہوں۔

دوسری بار پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا بیٹیاں دیتا ہوں تیسری بار پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بارش دیتا ہو۔ آپ خود اندازہ لگاؤ جس گھرانے پر اللہ مہربان ہوتا ہے وہاں مہمان بھیجتا ہے، وہاں کا رزق پہلے بھیج دیتا ہے۔ وہ کیسے؟ پاپا میں سمجھا نہیں۔ اچھا سنو۔ ایک زمانہ تھا جب لوگ گھروں میں مہمان آنے پر خوشیاں منایا کرتے تھے اور یہ عالم ہوا کرتا تھا کہ اگر مہمان کسی ایک گھر میں آتا تو پورے محلے کے گھرانے ایک ایک کرکے مہمان کی تواضع کے متمنی ہوتے۔

مہمان دوسرے گھرانے کی دعوت قبول کر لیتا تو اُس گھر میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی۔ کسی مجبوری کی وجہ سے وہ دعوت قبول نہ کرتا تو اچھے اچھے پکوان پکا خود اُس کے گھر میں پہنچائے جاتے تھے۔ کیا اچھا زمانہ تھا اور کیا اچھے لوگ تھے۔

زمین پر بچھی چٹائی پر دستر خوان لگتا تھا۔ جس پر مکئی یا جوار کی روٹی لسی کا گلاس اور مکھن رکھ دیا جاتا تھا اور اگر پاپا جان آج کونسا دودھ لسی مکھن کا دور ہے، پیزا برگر کا دور ہے۔ بھئی وقت وقت کی بات ہے اچھا ایک اور واقعہ سنو:

پیارے آقا ﷺ کے دور میں ایک خاتون نے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش ہو کر عرض کی کہ اسکا شوہر روز کئی مہمانوں کو لیکر آتا ہے۔

اُس نے انکی خدمت نہیں ہوسکتی۔ آپ ﷺ نے اُس خاتون کی بات سن لی۔ اُسے کچھ نہ کہا۔ کچھ دنوں بعد آپ ﷺ نے اسکے شوہر سے کہا وہ اُن کے گھر مہمان بن کر آنا چاہتے ہیں کیونکہ اس شخص نے جب اپنی بیوی کو بتایا تو اُس خاتون خانہ کو بے حد خوشی ہوئی۔

اُس نے سوچا کہ میں نے جو پیارے آقا ﷺ سے شکایت کی تھی شاید میرے شوہر کو سمجھانے آرہے ہیں کہ مہمان نہ لایا کرو۔ تاہم پیارے نبی ﷺ نے کھانا تناول فرمایا اور صحابی سے کہا کہ میں جب گھر سے جاؤں گا تو تمہاری بیوی مجھے جاتا ہوئے دیکھے۔

جب آپ ﷺ تشریف لے گئے تو اُس خاتون خانہ نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے پیچھے حشرات اور بلائیں بھی گھر سے باہر جارہی ہیں۔ آپ ﷺ نے اُس گھرانے کو درس عظیم دیتے ہوئے کہا کہ جب مہمان گھر سے روانہ ہوتے ہیں تو اُن کی برکت سے گھر میں موجود بلائیں بھی گھر سے چلی جاتے ہیں۔ اسلئے۔ مہمان کی قدر و منزلت کرنے چاہیے۔ سبحان اللہ! کاشف کے منہ سے نکلا۔ سوری پاپا جان اب میری سمجھ میں آگیا کہ مہمان اللہ کی رحمت ہوتے ہیں۔ اب میں خود چھوٹی آنٹی کو فون کرکے کہتا ہوں کہ وہ ہمارے گھر۔۔۔۔۔۔ مہینہ بھر رہیں۔۔۔۔ ننھی سحرش نے کہا سبھی مسکرانے لگے۔۔۔۔۔۔

ہم بے مروت ہیں

مروت اچھی چیز ہے، لیکن کبھی کبھار اس سے اچھا خاصا نقصان بھی ہوجاتا ہے۔ بھئی، سچ پوچھیں تو ہم مروت کا زیادہ خیال نہیں رکھتے، دعوت، شادی، عید، بقر عید، پکنگ غرض ہر موقعے پر ہم میزبان کی مروت کا بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

اب خود ہی فیصلہ کریں میزبان بے چارہ "اور لیں نا" کی گردان کر رہا ہے، اس موقع پر اچھا تو نہیں لگتا کہ ہم "اور نہ" لیں۔

جہاں تک بات ہے کہ ہم اپنے مہمان کے ساتھ زیادہ مروت نہیں کرتے۔ ہمارا اُصول ہے کہ اگر کوئی مہمان بھنویں نیچے اور آنکھیں اوپر کر کے کہے: "ارے کڑاہی گوشت تو ہماری بسمہ کھاتی ہی نہیں ہے۔" ہم ایسے موقعوں پر دوپہر کے بچے ہوئے ٹھنڈے بسمہ کو کھلا دینے کے قائل ہیں، پھر ضرور بسمہ کو کڑاہی گوشت اچھا لگنے لگے گا۔

اس کے علاوہ اگر "غلطی" سے کسی دوست کے گھر پھل وغیرہ لے کر چلے جائیں اور وہ مروت کی غلطی کر بیٹھے اور کہہ دے: "بھئی، اس کی کیا ضرورت تھی؟" تو ہم یہ کہنے میں دیر نہیں لگائیں گے: "کوئی بات نہیں، جاتے ہوئے واپس لے جاؤں گا۔" اب بے چارہ میزبان کچھ بول بھی نہیں سکتا اور واپسی میں ہم تھیلا اُٹھائے واپس آجاتے ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ بعد میں وہ خود کو کیسے تسلی دیتے ہوں گے۔

آپ یہ نہ سمجھیے گا کہ ہم خاندان میں "بے مروت" مشہور ہیں، بالکل نہیں۔

بلکہ ہم تو "بامروّت" مشہور ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں جو مہمان آتا ہے، وہ بھی اپنی مروّت کو باہر چھوڑ کر آتا ہے اور ہم بھی اس کی بھرپور مہمان نوازی کرتے ہیں۔

ہماری بامروّتی کی صرف کھانوں اور دعوتوں ہی میں نہیں، بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں ہم مروّت کو پاؤں کی ٹھوکر پر رکھتے ہیں۔ وہ شاید میٹرک کا پرچہ تھا۔ ہمارے پرانے دوست شہر یار نے دورانِ پیپر ہم سے کچھ پوچھا۔ ہم پرچہ چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوئے، مگر بندۂ خدا نہایت ہی آہستہ بول رہا تھا۔ کچھ وقت تو میں نے انتظار کیا لیکن پھر میری آواز جماعت میں گونجی: "بھئی شہریار! جو پوچھنا ہے، خدارا، اونچی آواز میں پوچھو۔" اب اس بے چارے کو کچھ پوچھنا یاد ہی نہیں رہا اور وہ سٹپٹا کر پرچہ حل کرنے لگا۔ شادی میں جانے سے قبل جب گھر میں بڑی بہن عاجزی سے پوچھتی ہیں: "عفان! ذرا بتانا، میں کیسی لگ رہی ہوں؟"

"بس ٹھیک ہی ہیں، میک اپ اچھا تو نہیں ہوا۔" ہم برجستہ کہہ دیتے ہیں۔ اس کے بعد ہمارے ساتھ کیا ہوتا ہے، یہ راز کی بات ہے۔

آدمی میں خود اعتمادی ہونی چاہیے۔ جیسی کہ ہماری خالہ میں ہے، اپنی شادی کی تصویر دکھاتے ہوئے پوچھتی ہیں: "اس ہیروئن کو جانتے ہو؟" نہ کہ ایسا کہ دو گھنٹے تیار ہونے کے بعد عاجزی سے پوچھا جائے کہ میں کیسی لگ رہی ہوں۔

بعض لوگ بالکل ہی "بے مروّت" ہوتے ہیں۔ یقین مانیے، ہم ان میں سے بالکل نہیں۔ ان لوگوں میں ہماری بہن صاحبہ شامل ہیں۔ ہمارے سامنے بیٹھ کر چاکلیٹ، بسکٹ وغیرہ کھاتی جائیں گی اور بتاتی بھی جائیں گی: "اشعر! تو آج کل ڈائٹنگ پر ہے۔ سعد بازار کی چیزیں نہیں کھاتا، عفان بھائی! یہ لیں۔" یہ کہتے ہوئے بسکٹ کا ایک ہزارواں حصہ مجھے ایسے دیتی ہیں جیسے کسی بنگلے کی چابی دے رہی ہیں۔

ہم بھی اس کے دوسرے ہاتھ میں پکڑے بسکٹ کا پیکٹ چھین کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں، کیوں کہ ہم بے مروّت جو ہیں۔

تین طلاق ممنوع بل، صنفی مساوات، انصاف اور وقار کیلئے ہے: حکومت

نئی دہلی: وزیر قانون روی شنکر پرساد نے آج راجیہ سبھا میں کہا کہ مسلمانوں میں رائج تین طلاق (طلاق بدعت) غلط رسم کو ممنوع قرار دینے سے متعلق مسلم خواتین (شادی کے حق کے تحفظ) بل 2019 صنفی مساوات، انصاف اور وقار کے لئے ہے اور اس سے طویل عرصے سے چلی آرہی اس غلط رسم کا خاتمہ ہوجائے گا۔ مسٹر پرساد نے ایوان میں یہ بل بحث کے لئے پیش کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ بل میں کانگریس اور دیگر سیاسی پارٹیوں کے اعتراضات کو حل کردیا گیا ہے۔ اس قانون کے تحت درج ہونے والے معاملے میں ضمانت ہوسکے گی اور متعلقہ صرف متاثرہ یا اس کے خونی رشتے دار ہی درج کراسکیں گے۔ اس کے علاوہ عدالتوں میں دونوں فریقوں کے درمیان معاہدہ بھی ہوسکے گا۔ لوک سبھا اس بل کو پہلے پاس کرچکی ہے۔ یہ بل مسلم خواتین (شادی کے حق کے تحفظ) دوئم آرڈیننس 2010 کی جگہ پر لایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس قانون کو سپریم کورٹ کی ہدایات کے مطابق بنا رہی ہے۔ عدالت نے سال 2013 میں سائرہ بانو معاملے میں ایک ساتھ تین طلاق کہہ کر شادی ختم کرنے کو غیر اسلامی اور غیر قانونی قرار دیا تھا اور حکومت کو اس سلسلے میں قانون بنانے کے لئے کہا تھا۔

لوک سبھا نے صارفین تحفظ بل، 2019 منظور کیا

نئی دہلی: لوک سبھا نے آج صارفین تحفظ بل پر ضروری غور وخوض اور تبادلہ خیالات کے بعد اسے منظوری دے دی۔ صارفین امور، خوراک اور سرکاری نظام تقسیم کے وزیر رام ولاس پاسوان نے کہا کہ اس بل کا مقصد صارفین کے تنازعات کو بروقت اور موثر طریقے سے حل کرنے کے لئے باقاعدہ حکام پر مشتمل ادارہ جاتی نظام کی تشکیل ہے تاکہ صارفین کے مفادات اور تحفظ ممکن ہوسکے۔ بل پیش کرتے ہوئے صارفین امور، خوراک اور سرکاری نظام تقسیم کے وزیر مملکت مسٹر راؤ صاحب پاٹل دانوے نے کہا کہ اس بل کا مقصد متعدد قوانین کی سہل کاری ہے۔ جناب دانوے نے کہا کہ صارفین کو ان کی شکایات کے بارے میں فوری ازالہ حاصل نہیں ہوتا اور اس بل کی منظوری کے ساتھ اب صارفین تیزی سے انصاف حاصل کرسکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا مقصد یہ ہے کہ صارفین کی شکایات کے ازالے کے پورے عمل کو آسان بنایا جائے۔

صدر جمہوریہ ہند رام ناتھ کووند کا جمہوریہ بینن کی قومی اسمبلی سے خطاب

نئی دہلی: صدر جمہوریہ ہند رام ناتھ کووند نے جمہوریہ بینن کی قومی اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج بینن بھارت تعلقات کا ایک تاریخی دن ہے۔ یہ میرے لئے ایک اعزاز کی بات ہے کہ میں بھارت سے آپ کے حسین ملک میں پہلی مرتبہ سرکاری دورے پر آیا ہوں۔ یہ اس لئے اور زیادہ خاص حیثیت اختیار کرگیا ہے کہ آپ نے مجھے اپنی جمہوریت کے مندر سے خطاب کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں اپنے ہمراہ 3.1 بلین بھارتیوں کی نیک خواہشات لے کر آیا ہوں۔ آپ نے، جس گرم جوشی اور شفقت سے میرا خیر مقدم کیا ہے، میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں اِن جذبات اور تاثرات کو اپنی دوستی کی علامت کے طور پر یہاں سے سنجو کرلے جاو※ں گا۔ یہ محض ایک جذباتی اظہار نہیں ہے بلکہ دِلی تاثرات کا اظہار ہے، جو ہم دونوں ممالک کو ایک دوسرے سے مربوط کئے ہوئے ہے۔ تاریخ ہمارے عوام کے ذریعے ہمارے ساحل سے روانہ ہونے کے اُن لمحات کی گواہ ہے، جو کبھی نہ لوٹے۔ اپنی مرضی سے نہیں بلکہ جبر اور ظلم اور لالچ کی وجہ سے نہیں لوٹے۔ بھارت اُن کوششوں کے لئے مرہون منت ہے، جس نے نیویارک میں مستقل میموریل اقوام متحدہ کے احاطے میں، اُن لوگوں کے لئے قائم کیا ہے، جو غلامی اور انسانوں کی تجارت کے قبیح عمل کے شکار ہوئےتھے۔ اپنے طور پر ہم بینن کے شکر گذار ہیں کہ اُس نے دستاویز مع مثنی کے ورثے کے سلسلے میں عالمی پیمانے پر کوشش کی۔ میں قاعدا میں قائم مقبرے کیلئے از حد احترام محسوس کرتا ہوں۔ ساتھ ہی ساتھ ان کے لئے جذبہ احترام رکھتا ہوں، جنہوں نے غیر انسانی سلوک برداشت کیا۔ ان کی یہ قربانی ہمیں، ہمیشہ ترغیب دیتی رہے گی۔ اور ہم دونوں ملک شانہ بہ شانہ ایک جمہوری اور آزاد معاشرے کیطور پر خوشحالی کے راستے پر گامزن رہیں گے۔

مالی کوریا نے کم فاصلے کی میزائلوں کا کیا تجربہ

سول: شمالی کوریا نے بدھ کی صبح کم فاصلے تک مار کرنے والی دو بیلسٹک میزائلوں کا تجربہ کیا۔ جنوبی کوریا کی فوج جے سی ایس نے یہ اطلاع دی۔ یہ تجربے شمالی کوریا کے مشرقی ساحل پر واقع جزیرہ نما ہوڈو سے کئے گئے۔ اسی مقام سے شمالی کوریا نے گزشتہ ہفتے میزائلوں کا تجربہ کیا تھا۔ پیانگ یانگ نے یہ تجربہ امریکہ اور جنوبی کوریا کے درمیان ہونے والی فوجی مشقوں کو روکنے کے مقصد سے کیا تھا۔ جے سی ایس کے مطابق شمالی کوریا نے اپنے مشرقی بندرگاہ وونسون سے تقریبا صبح پانچ بجکر چھ منٹ پر پہلی میزائل جبکہ پانچ بجکر 27 منٹ پر دوسری میزائل کا تجربہ کیا۔ جے سی ایس کے مطابق ان میزائلوں کی مار کرنے کی صلاحیت تقریبا 250 کلو میٹر تھی۔ میزائلیں 30 کلو میٹر کی بلندی تک گئیں۔ جنوبی کوریا اور امریکہ ان تجربوں کا تجزیہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

روہنگیا بحران کا حل بات چیت سے ہو: شیخ حسینہ

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کی وزیر اعظم شیخ حسینہ نے کہا ہے کہ وہ بات چیت کے ذریعہ روہنگیا بحران کا حل نکالنا چاہتی ہیں۔ وزیر اعظم کے پریس سکریٹری احسان الکریم پیر کی شام لندن میں ومبلڈن کے لارڈ احمد کے ساتھ وزیر اعظم حسینہ کی ملاقات کے بعد یہ بتایا۔ محترمہ حسینہ نے کہا، ''ہمارے اوپر گیارہ لاکھ روہنگیا کو پناہ دینے کا بہت بڑا بوجھ ہے۔ ہم اس مسئلے کا حل بات چیت کے ذریعہ چاہتے ہیں۔'' لارڈ احمد حال میں دولت مشترکہ اور اقوام متحدہ کے لئے برطانیہ کے وزیر مملکت کے طور پر کام کررہے ہیں۔ پریس سکریٹری نے لندن سے فون پر کہا کہ لارڈ احمد انے روہنگیا معاملے میں ہر ممکن حمایت دینے کی یقین دہائی کی ہے اور کہا کہ برطانیہ کے وزیر اعظم بورس جانسن کو اس کا علم ہے۔ دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے مسئلے پر بات چیت کرتے ہوئے محترمہ حسینہ اور لارڈ احمد دونوں نے کہا کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور وہ دہشت گردی کی حمایت کبھی نہیں کرتا۔

راجیہ سبھا رکن اور کانگریس کے لیڈر سنجے سنگھ نے استعفی دیا

نئی دہلی: کانگریس کے راجیہ سبھا رکن سنجے سنگھ نے منگل کو پارٹی سے استعفی دے دیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے راجیہ سبھا رکنیت سے بھی استعفی دے دیا ہے۔ مسٹر سنگھ نے راجیہ سبھا کے چیرمین ایم ونکیا نائیڈو اور کانگریس کے لیڈر راہل گاندھی کو بھی خط لکھ کر اپنا استعفی دیا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ بدھ کو بھارتیہ جنتا پارٹی میں شامل ہوں گے۔ 25 ستمبر 1951 کو پیدا ہوئے مسٹر سنگھ اتر پردیش کانگریس کے اہم لیڈروں میں مانے جاتے ہیں۔ لوک سبھا میں وہ مینکا گاندھی سے الیکشن میں شکست کھا گئے تھے۔ وہ 2014 سے راجیہ سبھا کے رکن تھے۔

بی جے پی، تلنگانہ میں بھی اقتدار حاصل کرے گی: مرلی دھر راو

حیدرآباد: بی جے پی کے قومی جنرل سکریٹری و کرناٹک کے انچارج پی مرلی دھر راو نے کہا ہے کہ ان کی پارٹی نے کرناٹک میں اقتدار حاصل کیا ہے اور تلنگانہ میں بھی وہ اقتدار حاصل کرے گی۔ انہوں نے اسمبلی میں کرناٹک کے وزیر اعلی بی ایس یدی یورپا کی جانب سے اکثریت ثابت کرنے کے سلسلہ میں بی جے پی کے ریاستی ہیڈ کوارٹرس میں منعقدہ وجئے اتسو سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کرناٹک اسمبلی میں وزیر اعلی یدی یورپا کے کرناٹک اسمبلی میں اعتماد کا ووٹ جیتنے سے جنوبی ہند میں پارٹی نے اپنی طاقت کو مستحکم کیا ہے۔ مسٹر راو نے الزام لگایا کہ اگرچہ کہ اسپیکر کے آر رمیش کمار نے غیر جمہوری طریقہ کار اختیار کیا ہے، بی جے پی پُر سکون رہی، اس نے جمہوری طریقہ سے اقتدار حاصل کیا۔ یہ کہتے ہوئے کہ کرناٹک میں کانگریس اور جے ڈی ایس کی اتحادی حکومت گرگئی ہے، انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت کرناٹک میں اپنی معیاد مکمل کرے گی۔ مسٹر راو نے دعوی کیا کہ بی جے پی کے پاس واضح اکثریت ہے اور کانگریس و جے ڈی ایس ارکان کی مدد کی اس کو ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ یدی یورپا زیر قیادت حکومت کسانوں کے مسائل کے حل اور کرناٹک ریاست کی ترقی کے لئے ضرورت اقدامات کرے گی۔

اناؤ واقعہ پر اپوزیشن کے ہنگامہ کے درمیان کنزیومر پروٹیکشن بل پر بحث

نئی دہلی: اتر پردیش کے اناؤ میں عصمت دری کا شکار لڑکی کے ساتھ ہو رہے ظلم پر اپوزیشن کے ہنگامہ کے درمیان منگل کو لوک سبھا میں 'کنزیومر پروٹیکشن بل -2019' پر بحث کی شروعات ہوئی۔ ایوان کی کارروائی شروع ہوتے ہی اپوزیشن کی جانب سے اناؤ کے واقعہ پر وزیر داخلہ امت شاہ سے بیان کا مطالبہ کرتے ہوئے ایوان کے وسط میں آکر نعرے بازی کرنے لگے۔ اپوزیشن کے ہنگامے کے درمیان فوڈ اینڈ کنزیومر امور کے وزیر رام ولاس پاسوان نے بل پر بحث کا آغاز کرکے ایوان سے اسے منظور کرانے کی اپیل کی۔ مسٹر پاسوان نے کہا کہ یہ بل صارفین کے تحفظ کے لئے ضروری ہے۔ اپوزیشن کے ہنگامہ تیز ہونے کی وجہ سے مسٹر پاسوان نے بحث کو آگے بڑھانے کے لئے صارفین معاملوں کے وزیر مملکت دانوے راؤسیہو و داداراؤ سے اپیل کی۔ مسٹر دادا راؤ نے کہا کہ 'کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 1986' میں پہلی بار بنا تھا، جو بدلتے ہوئے حالات اور لبرلائزیشن کے بعد موثر نہیں رہ گیا تھا۔ اس کے لئے ایکٹ میں کئی ترمیم تو ہوئے لیکن ان کی تعداد اتنی زیادہ ہوگئی کہ اس قانون کی جگہ نیا مسودہ تیار کرکے پارلیمنٹ میں بل پیش کرنا پڑا ہے۔ اس بل کو گزشتہ لوک سبھا میں منظور کیا گیا تھا لیکن راجیہ سبھا میں منظور نہیں ہوسکا تھا لیکن اسی درمیان 16 ویں لوک سبھا کی مدت ختم ہوگئی۔